Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۸ جمادی الاول ۱۳۹۳ھ | ۲۰ احسان ۱۳۵۲ ہش | ۲۰ جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۳۸

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محبّتِ الٰہی مُشک اور عطر کی طرح ہوتی ہے جو کبھی چھپ نہیں سکتی

سچّی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھا جاتا ہے، خُدا خود اس کا حافظ و ناصر ہوتا ہے

"اللہ تعالیٰ سے محبّت کرنا مُشک اور عطر کی طرح ہے جو کسی طرح چھپ نہیں سکتا۔ یہی تاثیریں ہیں سچّی توبہ ہیں۔ جب انسان سچّے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر اُسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ اُس کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اُس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامتِ اعمال سے اس کے لئے مقرر ہوئی ہے وہ دُور کی جاتی ہے۔ اِس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس قدر محتاج ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامتِ اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں۔
پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و نگران ہو جاتا ہے اور ساری بلاؤں کو خدا دُور کر دیتا ہے اور اُن منصوبوں سے جو دشمن اُس کیلئے تیار کرتے ہیں اُن سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص جو اُس کی طرف آتا ہے اور اُسکے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہو گا جیسے پہلا شخص جو توبہ کر چکا ہے وہ ہر ایک سچّی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے۔ پس توبہ کا دن ...... مبارک اور عید کا دن ہے اور یہ عید ایسی عید ہے جو کبھی میسر نہیں آئی ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ تھوڑے سے خیال سے اسے ماتم کا دن بنا دو"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۵۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۹ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

گرمی کا اثر تا حال چل رہا ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۱۹ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ رات سے شدید سر درد کی تکلیف ہے۔
احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۶ احسان بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم بریگیڈیئر اقبال احمد صاحب شمیم (ریٹائرڈ) سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ نے سرانجام دیئے۔
کارروائی کا آغاز حافظ بشارت احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ جس کے بعد مکرم صالح محمد خانصاحب شاہد نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ مغربی افریقہ اور مکرم مولوی جمیل الرحمان صاحب رفیق سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے اپنے مقالے پڑھے۔ جن کے عنوان علی الترتیب یہ تھے۔ (۱) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے نظیر قربانیاں۔ (۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام رَدَدْنَا اِلَیْکَ الْکَرَّۃَ الثَّانِیَۃَ وَ بَدَّلْنٰکَ مِنْ بَعْدِ خَوْفِکَ اَمْنًا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۴)
آخر میں صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

امراء جماعت اور امراء اضلاع کی توجّہ کیلئے

امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اور امراء اضلاع کی خدمت میں ایک دفعہ پھر یہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی سو فیصد وصولی کی میعاد ختم ہونے والی ہے۔ اپنی جماعت کا جائزہ لیجئے۔ ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس کی طرف سے سو فیصد وصولی نہ ہو جائے
جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ماہ احسان ۱۳۵۲ھ

آیاتِ الٰہی کے ظہور پر مومنوں کا ردِّ عمل

اللہ تعالیٰ کے جو بندے محض زبانی اقرار کی بناء پر ہی نہیں بلکہ ایمان کے دل میں داخل ہونے کی بناء پر عند اللہ مومن قرار پاتے ہیں انہیں وہ اپنی تائید و نصرت کے نشانوں سے ضرور نوازتا ہے اور ان پر انعام و اکرام کی بارش ضرور کرتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ وہ اپنے حقیقی مومنوں کو تائید و نصرت کے نشانوں اور غیر معمولی انعاموں سے نہ نوازے۔ یہ نشان اور یہ انعام ان کے حقیقی مومن ہونے کی ایک زندہ علامت ہوتے ہیں بلکہ یہ حقیقی مومنوں اور نام کے مومنوں میں مابہ الامتیاز کا کام دیتے ہیں۔

جب حقیقی مومنوں کے حق میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تائیدی نشان ظاہر ہوتے ہیں لوگوں کی طرف سے دو طرح کا ردِّ عمل ظاہر ہوتا ہے۔ ایک ردِّ عمل منکروں اور ناقص الایمان لوگوں کی طرف سے منصۂ شہود پر آتا ہے اور دوسرا ردِّ عمل وہ ہوتا ہے جو حقیقی مومنوں کی طرف سے ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر دو نوعیت کے متضاد ردِّ عمل کا ذکر کر کے ان کے نتائج و اثرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے منکروں اور ناقص الایمان لوگوں کے ردِّ عمل کا ذکر کرتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ یہ لوگ تائید و نصرت کے نشانوں کو جھٹلاتے اور اور زیادہ سرکشی اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مجرم اور ظالم قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ۝ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ (الاعراف آیات ۴۱، ۴۲)

وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے اور تکبر کر کے ان سے اعراض کیا ہے یقیناً ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو اور ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔ ان کے لئے بچھونا بھی جہنم ہی سے ہوگا اور ان کے اوپر بھی اوڑھنا اس جہنم ہی میں سے ہوگا اور اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیتے ہیں۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے تائیدی نشانوں کے ظہور پر حقیقی مومنوں کے ردِّ عمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اس پر توکل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض کو اور زیادہ تعہد اور مستعدی کے ساتھ بجالاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں بڑے بڑے مدارج، بخشش اور معزز رزق کی بشارت دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ (الانفال آیات ۳ تا ۵)

مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتے ہیں اور وہ اپنے رب پر (اور زیادہ) توکل کرتے ہیں۔ نیز نماز کو اور زیادہ تعہد کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے اور زیادہ مستعدی سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یہ صفات رکھنے والے ہی حقیقی مومن ہیں۔ ان کے رب کے ہاں ان کے لئے (بڑے بڑے) مدارج اور بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔

آیاتِ الٰہی کے ظہور پر حقیقی مومنوں کے اس ردِّ عمل کی اہمیت و افادیت اور اس کے عظیم الشان ثمرات کی حقیقی معرفت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آج ہمیں عطا کی گئی ہے۔ ہماری یہ معرفت محض شنید پر نہیں بلکہ تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ اوّل دن سے ہی ہمیں اپنی تائید و نصرت اور غیر معمولی افضال و انعامات سے نوازتا چلا آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم عاجزوں کے لئے اپنی تائید و نصرت کے نشانات اس کثرت سے ظاہر فرماتا چلا آرہا ہے کہ نشانوں کا ایک تانتا بندھا ہوا ہے۔ ایک کے بعد دوسرے نشان کے ظاہر ہونے اور ہوتے ہی چلے جانے کے نتیجہ میں ہمارے ایمانوں کو ایک نئی پختگی، ہمارے قلوب کو ایک نئی جلا اور ہماری روحوں کو ایک نئی بالیدگی ملتی چلی آرہی ہے اور اسی نسبت سے ہم يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ کے ایک نئے جوش اور نئے ولولہ سے ہمکنار ہوتے چلے آرہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نشاناتِ الٰہیہ کا سلسلہ جاری و ساری ہے اور ہر روز ہی نہیں بلکہ دمبدم ہم اس کے مشاہدہ کی سعادت سے بہرہ ور ہیں۔

عون و نصرت کے دمبدم ظہور کے ساتھ ساتھ درمیان میں بعض مشکلات و مصائب بھی آتے ہیں اور روکیں بھی پیدا ہوتی ہیں لیکن اس لئے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے انہیں دور کر کے اپنی تائید و نصرت کے درخشندہ و تابندہ نشان ظاہر کر دکھائے اور حقیقی مومنوں کے ساتھ اپنی معیت کا ایسا ثبوت مہیا کرے کہ جس کے آگے سب کی گردنیں جھک جائیں۔ خدائی تائید و نصرت کے ان عظیم بالشان نشانوں کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان نشانوں کے ظہور پر ہماری طرف سے وہ ردِّ عمل مسلسل ظہور میں آتا رہے جو حقیقی مومنوں کا شیوہ اور ان کا طرۂ امتیاز ہے۔*

ہر ایک راہِ محبت کو ہم نکھار چلے

(مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی ربوہ)

مثالِ گل جو یہاں زندگی گزار چلے
بچا کے خار سے دامن وہ بار بار چلے

چٹک کے غنچہ کی مانند موجِ بوئے صبا
چلے سموم کا جھونکا ہزار بار چلے

ہر اک نظر میں ہے جامِ معرفت کا سرور
ہر ایک دل میں محبت کی جوئبار چلے

ہر ایک ذہن میں روشن ہوں آرزو کے چراغ
کراں سے تا بہ کراں شعلۂ بہار چلے

کچھ اور دیر بہم پتیوں کو رہنے دے
کہ چار روز تو بلبل کا کاروبار چلے

ہمارے خوں سے ہر نوکِ خار ہے سیراب
ہر ایک راہِ محبت کو ہم نکھار چلے

تمہارے ناز کا بار اُٹھا تو دیتے ہم
پر آدمی کا کہاں دل پہ اختیار چلے

غریبِ شہر تجھے دادِ خستگی نہ ملی
وفا کی رسم یہ کب تیرے شہریار چلے

بغل میں داب کے تکفیرِ قوم کا دفتر
خدا کے گھر کی طرف شیخِ ذی وقار چلے

بدل چکا ہے زمانہ اگرچہ لاکھوں روپ
ہماری چال وہی ہے جو پہلی بار چلے

تھی جن کے فیض سے رنگینیٔ حیات نصیر
وہ لوگ سوئے عدم کس لئے سدھار چلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! ڈاکٹر محمد عبد الہادی کیوسی

(محترم مسعود احمد صاحب جہلمی سابق مبلغ جرمنی - حال ربوہ)

محترم ڈاکٹر عبد الہادی کیوسی سے ذاتی ملاقات یا غائبانہ تعلق رکھنے والے ہر احمدی نے آپ کی وفات حسرت آیات کی اندوہناک خبر کو نہایت درد اور حزن و ملال کے ساتھ سنا ہوگا وہ تو شخصیت ہی ایسی تھے جسے ایک بار مل لیتے اسے عمر بھر کے لئے اپنا گرویدہ بنا لیتے۔

خدا تعالیٰ کی بے شمار برکتوں اور اس کی لاتعداد رحمتوں کے مورد اس مرد مومن کے ساتھ مجھے پورے پانچ برس گزارنے کا موقع ملا۔ اپنی طبیعت کے لحاظ سے مجھے کسی کے قریب آنے میں ذرا سے کچھ وقت لگتا ہے لیکن ہم بہت جلد ایک دوسرے کے قریب آگئے۔ اتنے قریب کہ ایک جان دو قالب والی بات تھی۔ ہر روز کم از کم ایک بار کی ملاقات معمول تھا چھٹی کے روز دو یا تین مرتبہ بھی تشریف لے آتے تھے۔ ان کا ہر بار کا آنا عید کا چاند دیکھنے سے کم نہ ہوتا مشن ہاؤس کے بیرونی دروازہ کی گھنٹی بجانے کا ان کا مخصوص انداز تھا ایسی مہارت سے گھنٹی کے بٹن کو دباتے کہ انگلی بٹن کو بمشکل ہی چھوتی۔ میری ننھی بچی منصورہ گھنٹی کی آواز کو سنتے ہی جان جاتی کہ ڈاکٹر صاحب آگئے۔ وہ خوشی سے اچھلتی اور ڈاکٹر صاحب ڈاکٹر صاحب کہتی دروازے کی طرف بھاگ پڑتی۔ دروازہ کھلنے پر وہ مسکراتا چہرہ وہ اوصاف حمیدہ کا پیکر اپنے بازو کھولے کھڑا ہوتا۔ منصورہ جا کر ان سے لپٹ جاتی وہ اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور بڑے پیار سے اردو زبان میں پوچھتے "کیا حال ہے" منصورہ ان کے منہ سے اردو میں پرسش احوال کا سن کر معنی خیز انداز میں مسکراتی اور جواب دیتی الحمدللہ۔ اچھا ہے۔ اگر کبھی الحمدللہ کہنا بھول جاتی تو ڈاکٹر صاحب بڑے پیار سے یاد کراتے اور الحمدللہ کہلوا کر جانے دیتے۔

پانچ برس کا یہ عرصہ میں قدرت کا ایک عطیہ سمجھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے میرے لئے یہ موقع پیدا فرمایا کہ میں یورپ کے ولی اللہ عاشق قرآن، محب رسول اور صاحب کشوف و رؤیا بزرگ کے قرب میں رہ سکوں۔

کوئی ڈیڑھ دو برس سے پیٹ میں درد کی شکایت تھی چھوٹی موٹی تکلیف کی تو وہ پرواہ ہی نہ کرتے تھے۔ دفتری اوقات کے بعد تصنیف کے کام میں لگ جاتے تصنیف کا ایک کام ختم ہونے سے پہلے ہی ان کا ذہن رسا اگلے کام کی سوچ بچار میں لگ جاتا۔

ان کی صحت قابل رشک حد تک اچھی تھی۔ اوقات کار عام آدمی سے بہت زیادہ تھے مثالی مومن کی طرح ہمہ وقت چاق و چوبند اور مستعد نظر آتے کبھی کوئی کام تاخیر میں نہ ڈالتے۔ پیٹ میں درد کی تکلیف کا چند مرتبہ میرے ساتھ ذکر کیا وہ ہر چھوٹی بڑی بات خواہ وہ گھر سے تعلق رکھتی ہو یا دفتر سے اس کا مجھ سے ذکر کر دیتے تھے یہاں تک کہ ایک مرتبہ ان کے ساتھی افسر نے جرمنی میں کہا کہ ڈاکٹر صاحب کے پروگراموں کا علم تو دفتر سے زیادہ مجھ سے ہو سکتا ہے بہر حال پیٹ میں درد کے چند مرتبہ اظہار پر میں نے انہیں معالج کے پاس جانے پر آمادہ کیا بلکہ اپنے ہی معالج کے ساتھ ملاقات کا انتظام کرا دیا۔ ابتدائی تحقیق میں ڈاکٹروں نے بتایا کہ کثرت کار کی وجہ سے معدے میں اعصابی تکلیف کی بناء پر درد ہوتا ہے اور استعمال کے لئے کچھ دوائیں دیں۔

اسی دوران آپ سفر حج کے لئے بڑے زور شور سے تیاری کر رہے تھے کئی ایک مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فریضہ حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ سفر حج سے واپسی کے بعد چند ماہ تک دوائی کے استعمال کے باوجود جب درد میں اضافہ ہوا تو امراض معدہ کے ایک ماہر معالج سے معائنہ کرانے پر معلوم ہوا کہ معدے میں السر ہے اور اپریشن کیلئے بغیر کسی تاخیر کے فی الفور ہسپتال میں جانا ضروری ہے جس روز معالج نے یہ خبر دی اس سے اگلے روز جرمنی کے دار الحکومت بون کی ایک اہم انسٹی ٹیوٹ میں اسلام پر ان کی ایک تقریر پہلے سے طے شدہ تھی اور اس کی خاصی تشہیر بھی ہو چکی تھی۔ انہوں نے اپنے معالج سے ایک روز کی رخصت چاہی ایسی صورت میں معالج تمام طور پر سفر کی اجازت نہیں دیتے لیکن ان کے جذبہ کو دیکھتے ہوئے معالج نے کہا کہ اگر تقریر پر نہ جانے کی صورت میں آپ زیادہ ذہنی پریشانی میں مبتلا ہو سکتے ہیں تو پھر آپ کے لئے چلے جانا ہی بہتر ہے لیکن وہاں سے آتے ہی ہسپتال میں آجائیں۔

قبل ازیں خاکسار کا ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ بون جانے کا پروگرام نہیں تھا کیونکہ وہاں پر رات کا قیام ضروری تھا اور ہوٹل میں صرف انہی کے لئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب کی صحت کی صورت حال کے پیش نظر خاکسار نے بھی ہمراہ جانا ضروری خیال کیا میری اس خواہش کے اظہار پر انہیں بہت خوشی ہوئی۔ یہ آخری سفر تھا جو ہم نے اکٹھے کیا قبل ازیں جرمنی میں بھی اور بعض دوسرے یورپی ممالک کے بھی ہم نے متعدد اکٹھے سفر کئے تھے بون سے واپسی پر آپ بلا تاخیر ہسپتال چلے گئے اور اگلے روز اپریشن ہوا۔ سرجن نے بتایا کہ یہ کینسر تھا اور کوشش کی گئی ہے کہ معدے کے متاثرہ حصے کو کاٹ کر نکال دیا جائے۔ اپریشن کے بعد ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آپ اپنی اہلیہ اور بارہ سالہ بچے کے ہمراہ آرام کے لئے یوگوسلاویہ میں چلے گئے۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد آپ نے حسب سابق اپنے مشاغل کو جاری رکھنے کی کوشش کی لیکن اب جسم ساتھ دینے سے قاصر تھا کام کی تھوڑی سی زیادتی بھی صحت پر مضر اثر ڈالتی اپریشن کے بعد ہسپتال میں جب خاکسار عیادت کے لئے گیا تو مجھے بتایا کہ میں نے ڈاکٹر سے پوچھا ہے کہ اگر چھ ماہ قبل میں معدے کے ماہر معالج کے پاس جاتا تو کیا اس وقت السر کی کیفیت ایسی تھی کہ مجھے حج کے سفر سے روک دیا جاتا۔ تو اس پر اپریشن کرنے والے ڈاکٹر نے بتایا کہ ہاں اگر اس وقت معدے کا ایکسرے ہو جاتا تو السر کا پتہ چل جاتا تھا اور اس صورت میں لمبے سفر کی اجازت نہ ہوتی اس پر بڑی خوشی کے ساتھ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹروں کو مکمل صحیح معائنہ کرنے سے روکے رکھا تاکہ میں فریضہ حج ادا کر سکوں۔ مگر اب اپریشن کے بعد ایک نہایت معدہ کٹ جانے کی صورت میں میں حج جیسے کٹھن سفر کے قابل نہ رہتا۔ اس کے بعد بھی خدا تعالیٰ کے اس احسان کا کئی بار اظہار کیا

اس کے جلد بعد ہی مجھے مرکز سلسلہ میں واپس آنے کی ہدایت ہوئی۔ میری واپسی کا سنکر سخت غمگین رہنے لگے ایک دن کہنے لگے اس سے قبل محترم الندی صاحب کے واپس پاکستان جانے پر مجھے بہت تکلیف ہوئی تھی۔ لیکن اس وقت دل میں احساس تھا کہ انشاء اللہ پھر ملاقات ہوگی۔ لیکن اس مرتبہ تمہارے جانے پر مجھے زیادہ ہی غم ہے کیوں کہ یوں لگتا ہے کہ اس دنیا میں پھر ملاقات نہ ہوگی۔ پھر خود ہی تسلیاں دیتے اور کہتے اس دنیا کی زندگی تو عارضی ہے اصل زندگی تو آئندہ جہان کی ہے پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ ہماری ملاقات کرائے۔ ڈاکٹر صاحب کی ان باتوں کو سن کر میں موضوع کا رُخ بدل دیتا۔ کینسر جیسے موذی مرض سے بری طرح متاثر مریض کے بارے میں برے خیالات کا ذہن میں آنا کوئی بعید از قیاس بات نہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے بارے میں میرا ذہن کسی اچھی بات کے سوا کچھ سوچنے یا قبول کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ تھا لیکن آپ کا موضوع سخن اکثر و بیشتر سفر آخرت کے متعلق رہنے لگا۔ اسی دوران ہمارا مرکز سلسلہ میں واپس آنے کا پروگرام بن گیا۔ ایئر پورٹ پر جو احباب الوداع کہنے تشریف لائے ان میں میرے عزیز رشتہ دار بھی تھے لیکن سب سے زیادہ غمگین چہرہ ڈاکٹر کیوسی صاحب کا تھا۔ ایئر پورٹ کے اس مقام پر جہاں سے آگے صرف مسافر ہی جا سکتے ہیں سب موجود دوستوں سے مصافحہ و معانقہ ہوا سب سے آخر میں معانقہ کرنے والے ڈاکٹر کیوسی تھے۔ دیر تک میرے ساتھ بغل گیر رہے ان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور سینہ کھول رہا تھا۔ یہاں سے سب لوگ جب واپس ہوئے تو سب سے آخر جانے والے ڈاکٹر کیوسی تھے ہر چند قدم کے بعد پیچھے مڑتے حسرت بھری نگاہوں سے ہماری طرف دیکھ لیتے اور پھر چل پڑتے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم ایک دوسرے سے اوجھل ہو گئے۔ لیکن کاش میں جانتا ہوتا کہ یہ مجسمہ صداقت کا پیکر، یہ عشق و وفا کا پتلا، یہ اخلاق حسنہ کا مظہر، یہ احمدیت کا بطل جلیل میری آنکھوں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہو رہا ہے !!!

میرے پاکستان واپس آنے کے بعد یہ سلسلہ اخوت خط و کتابت کی صورت میں جاری رہا۔ وہاں ان کی طرف سے ہفتہ میں کم از کم ایک خط کا آنا تو معمول تھی۔ اب [illegible] اوپر تلے دو دو تین بھی آجاتے اپنے خطوط میں علاوہ دیگر امور کے اپنی صحت کے متعلق بھی لکھتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے لکھتے رہنے کا پورا اہتمام ہیں محترم وکیل التبشیر صاحب کے ہمراہ بیرونی ممالک کے دورہ پر رہا۔ اس دوران میں اُن سے کوئی خط موصول نہ کر سکا۔ البتہ اپنی خیریت سے گاہے بگاہے کارڈ وغیرہ ارسال کر کے اطلاع کرتا رہا۔

ربوہ واپس آنے پر ان کی طرف سے آمدہ ایک خط میری پیشوائی کے لئے موجود تھا۔ اس طرح محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے نام ایک خط میں بھی درج تھا کہ یہ اُسے بھی پڑھوا دیا جائے۔ ان خطوط میں اپنی گرتی ہوئی صحت اور جسم میں درد دل کا تذکرہ تھا۔ چندروز بعد ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بذریعہ تار اطلاع آئی کہ ڈاکٹر صاحب کی صحت اچانک زیادہ خراب ہو گئی ہے اور ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں اس خبر سے دل کو سخت دھچکا لگا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں اور التجائیں جاری رکھیں۔ راجپوت کو اپنے دفتر میں بیٹھا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال دل میں آیا اور سوچا ہسپتال میں جانے کے بعد اب تک افاقہ ہو چکا ہوگا۔ اگر خط لکھوں تو ضرور ان تک پہنچا دیا جائیگا اس خیال سے ایروگرام لیا اور خط لکھنے بیٹھ گیا۔

سلسلہ دعا کے بعد دو سطور ہی لکھ پایا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی میں نے رسیور اٹھایا تو وکالت تبشیر سے مکرم عارف صاحب نے یہ خبر سنائی کہ فرانکفورٹ سے تار آیا ہے۔ ڈاکٹر کیوسی صاحب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون قلم میرے ہاتھ سے گر پڑا۔ میرا دماغ کچھ سوچنے کے قابل نہ رہا۔ جیسے ماؤف ہو گیا ہو۔ یا اللہ یہ جھوٹ ہو لیکن یہ تو نوشتہ تقدیر تھا جو پورا ہو چکا میری آنکھیں بند تھیں۔ میں خیالات کی دنیا میں کھو گیا۔ ماضی کے واقعات فلم بنکر میری آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔ ان کی شخصیت تو ایک تاریخ ہے جس کا ہر باب تابناک ہے وہ بجائے خود ایک گلستان تھے جس کا ہر گل دوسرے سے سوا ہو۔ یورپ کے کفر و الحاد کے بحرِ ذخار سے نکلا ہوا روحانیت کا ایک موتی تھا۔ یا اللہ اس ڈوبتے ہوئے کی چمک ابھی کچھ دیر تو اور دلوں کو منور کرتی۔ لیکن ساکنانِ عرش بریں بھی تو اس پاک روح کے منتظر ہوں گے۔ ابھی زندگی کی چند بہاریں ہی دیکھی تھیں نہ بلاوا آ گیا۔ سینکڑوں فرشتوں کے جلو میں یہ پاک اور سعید روح خوش و خرم آسمانوں کی طرف گئی ہوگی۔

اے اپنے سب کچھ چھوڑ جانے والی روح! اے وہ خوش قسمت نصیب پرندے جس کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے پاک کشف میں پکڑا! اے تو کہ جس کا قلب صافی اسلام اور احمدیت کے نور سے پوری طرح مستنیر ہوا! اے تو کہ جس نے عہد بیعت کو آخر دم تک کمالِ استقامت سے نبھایا! تیرا یہ قدم پہلے سے آگے ہی آگے اٹھتا تو بہتوں سے پیچھے آیا لیکن خدا کے خاص الخاص فضل سے بہتوں سے آگے نکل گیا تجھ سے ثابت ہوا کہ روحانیت کی بلندیاں کسی علاقہ یا قوم کا ورثہ نہیں بلکہ ہر علاقہ قوم اور ملک کے لوگ اس سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ تیرا عشقِ قرآن ایک مثال رہے گا۔ تیری محبتِ رسولؐ ایک یادگار رہے گی تو احمدیت کا ایک فدائی اور خلیفہ کا مطیع و فرمانبردار تھا۔ تیرے اخلاقِ حسنہ اور تیری صفاتِ حمیدہ سے صحابہؓ کی یاد تازہ ہوتی۔

اے جانے والے تجھ پر سلام ہزاروں سلام۔ اے جانے والے تجھے تیرا ترجمۂ قرآن مبارک ہو۔ تجھے زیارت ربوہ قادیان مبارک ہو تجھے شرف عمرہ و حج مبارک ہو تجھے زیارت حرمین شریفین مبارک ہو تجھے تیرے وہ رشحاتِ قلم مبارک ہوں جو احمدیت کی تاریخ میں ایک سنہری باب بن کر چمکیں گے۔ تجھے تیری وہ تصانیف مبارک ہوں جن میں سے بعض ہنوز زیر اشاعت ہیں۔ ہاں تجھے تیری وہ تصنیف مبارک ہو جس کا نام تو نے رکھا تھا "رسول کے پہلو میں"۔ اے خدائے رحیم و کریم تو جانے والے کو اس تصنیف کے صدقے اپنے رسول کے پہلو میں جگہ دیجیو۔

اے جانے والے احمدیت اور اسلام میں تیری عمر تو بمشکل سات آٹھ برس ہی ہوئی ہے۔ لیکن قوم احمد تجھے سالہا سال فراموش نہیں کرے گی۔ مسیح محمدی کی قوت قدسی نے تجھے جو زندگی بخشی تھی وہ اس جسمانی موت کے ساتھ ختم نہیں ہو سکتی جس طرح مسیح محمدی کا نام زندہ جاوید ہے اسی طرح تو بھی زندہ جاوید ہے کہ تو اسی نور سے مستنیر ہے۔ تجھ پر سلام خدا کی ہزاروں رحمتیں برکتیں اور سلام ہوں

اُذْکُرُوا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

محترمہ زینب بی بی صاحبہ بیوہ سید وزیر علی شاہ صاحب

میری چچی محترمہ زینب بی بی صاحبہ بیوہ وزیر علی شاہ صاحب مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۳ اپریل ۷۳ء بروز ہفتہ ۸ بجے شام بعمر قریباً چھیانوے سال بمقام کراچی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں لہذا ان کے اکلوتے بیٹے برادرم عزیزم کرنل شاہد احمد صاحب ہاشمی ان کی نعش کو کراچی سے لائل پور ٹرین میں اور وہاں سے بذریعہ ایمبولینس ربوہ لائے۔ اس دوران میں عزیز و اقارب ربوہ پہنچ گئے ۲۴ اپریل قبل عصر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے صدر انجمن احمدیہ کے لان میں نماز جنازہ پڑھائی اور وہیں وقت بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔

محترم چچا صاحب مرحوم نے ۱۹۰۲ء میں بیعت کی تھی۔ اور ان کی تبلیغ اور عملی نمونہ سے متاثر ہو کر محترمہ چچی صاحبہ ۱۹۰۴ء میں بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئیں۔ جبکہ ان کے والدین اور بہن بھائی احمدیت کے مخالف تھے اور باوجودیکہ ان پر دباؤ بھی ڈالا گیا مگر وہ اپنے عقیدہ پر پختگی سے قائم رہیں۔ جب کبھی اپنے میکے جاتیں تو بحث و تمحیص کا سلسلہ جاری رہتا مگر وہ نڈر ہو کر اُن سے گفتگو کرتیں اور اپنے دلائل سے انہیں لاجواب و ساکت کر دیتیں گو انہوں نے باقاعدہ کسی سکول میں تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ مگر گھر پر قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کے علاوہ جو اردو لکھنا پڑھنا سیکھا تھا۔ اسے سلسلے کے خیالات و مسائل اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ سے اور بڑھا لیا تھا۔ سلسلہ کے تازہ لٹریچر کو شوق سے منگوا کر خوب غور اور دلچسپی سے پڑھتی تھیں اور کثیر اسے یاد بھی رکھتی تھیں جو مشکل مسئلہ سمجھ میں نہ آئے اس کی بھی جان سمجھنے کی کوشش کرتیں۔

انہیں قرآن مجید باترجمہ پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ مگر چچا جان کی وسیع ملازمت ذریعہ دور نہیں ان کے راستہ میں حائل رہی۔ حتیٰ کہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے پہلے پارہ کا ترجمہ الگ الگ الفاظ میں شائع فرمایا تو انہوں نے منگوا کر اس کی مدد سے ترجمہ سیکھنا اور یاد کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی مترجم حمائل سے انہیں مزید سہولت حاصل ہو گئی۔ اب وہ باقاعدہ روزانہ قرآن مجید پڑھتیں تو اس کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ بھی سمجھ کر پڑھتی جاتیں حتیٰ کہ انہیں اس قدر مشق اور عبور حاصل ہو گیا تھا کہ وہ آیات کا مفہوم زبانی بیان کر سکتی تھیں۔ قرآن مجید کی اس برکت کا یہ نمایاں اثر تھا کہ تا آخر دم ان کا حافظہ بالکل درست قائم رہا۔

باوجود پیرانہ سالی کے ان کی عام صحت بفضل خدا اچھی رہی اور گھر میں اپنا کام خود کر لیتی تھیں۔ پنجوقتہ نماز اول تو عین وقت پر اور سنوار کر پڑھتیں اور نماز تہجد کا بھی باقاعدہ التزام قائم رکھا تا وقتیکہ اُن کا بلاوا آ گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(مختار احمد ہاشمی دارالصدر شرقی ربوہ)

۲۔ میرے والدین مرحومین

ہماری والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ ۲۳ فروری ۱۹۷۳ء کو آٹھ بجے شب وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ شرک و بدعت سے بیزار ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے والی اور نماز روزہ کی بڑی باقاعدہ تھیں۔ غریبوں کی اپنی توفیق کے مطابق مدد فرماتی تھیں۔ ہر مرکزی تحریک میں حصہ لیتیں۔ مہمانوں کی خدمت میں خوشی محسوس کرتیں لمبے عرصہ تک لجنہ اماء اللہ ہمارے گاؤں کی صدر رہیں۔ آپ ہمیشہ اپنی اولاد کو خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین فرمایا کرتی تھیں۔

ابھی ہمارا یہ غم تازہ ہی تھا کہ ہمارے والد محترم چوہدری غلام نبی صاحب چند دن بعارضہ فالج بیمار رہ کر ۲۹ مارچ ۱۹۷۳ء کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب مرحوم عاشق رسول تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا جب ذکر ہوتا آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے نماز باقاعدہ وقت پر ادا کرتے چندے بالشرح ادا کرتے اسلام کے ہر حکم کی پابندی اور نیکی کی کوشش کرتے مرکزی کارکنان کا بڑا احترام کرتے اور خود بھی مرکز آتے رہتے خود بھوکے رہتے لیکن مہمان کو تکلیف نہ ہونے دیتے تین لڑکے اور ایک لڑکی بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۲۲۶

میں صفیۃ الرحمٰن بنت چوہدری نصر اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: صفیۃ الرحمٰن بنت چوہدری نصر اللہ صاحب محلہ گوپال پورہ سانگلہ ہل ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد: چوہدری نصر اللہ محلہ گوپال پورہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ والد موصیہ۔

گواہ شد: چوہدری محمد داؤد احمد محلہ گوپال پورہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ۔ برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۱۲۲۷

میں امۃ السلام بنت چوہدری نصر اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ السلام بنت چوہدری نصر اللہ صاحب محلہ گوپال پورہ سانگلہ ہل ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد: چوہدری نصر اللہ محلہ گوپال پورہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ والد موصیہ

گواہ شد: چوہدری محمد داؤد احمد محلہ گوپال پورہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ برادر موصیہ

مسل نمبر ۲۱۲۲۸

میں سید ظفر احمد ولد سید محمد انور صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردیتا جاؤں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سید ظفر احمد ۷ سیفر کورٹ عزیز ایونیو کینال بینک لاہور

گواہ شد: عطاء الرحمٰن قریشی صدر حلقہ کینال پارک لاہور

گواہ شد: سید محمد انور والد موصی کینال بینک لاہور

مسل نمبر ۲۱۲۲۹

میں نصیر الدین احمد ولد جمال الدین احمد صاحب واقف زندگی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: نصیر الدین احمد گرمولا ورکاں براستہ شیخوپورہ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: جمال الدین احمد قادیانی واقف زندگی مقیم گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: نذیر احمد سیکرٹری مال گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۱۲۳۰

میں جمیلہ بیگم زوجہ بشیر احمد گوندل صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹڑی ضلع دادو سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۵۰۰/ روپے

زیور طلائی ۲½ تولے مالیتی ۲۵۰۰/ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: جمیلہ بیگم زوجہ بشیر احمد گوندل ٹیلیگراف ورکشاپ کوٹڑی ضلع دادو سندھ۔

گواہ شد: بشیر احمد گوندل ٹیلیگراف ورکشاپ کوٹڑی ضلع دادو سندھ

گواہ شد: نعمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ۔

مسل نمبر ۲۱۲۳۱

میں میاں اللہ دتہ ولد محمد ابراہیم صاحب قوم [illegible] پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۴۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: میاں اللہ دتہ برج انسپکٹر محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: قریشی عبدالرحمٰن صاحب امیر اضلاع سکھر و جیکب آباد۔

گواہ شد: چوہدری محمد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر

مسل نمبر ۲۱۲۳۲

میں ملک حمید الحامد ولد ملک عبدالرحمٰن صاحب قوم راٹھور راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۳۰/ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: حمید الحامد مکان ۱-۲/۵ گلسفورڈ روڈ کوئٹہ بلوچستان

گواہ شد: ملک عبدالرحمٰن مکان ۱-۲/۵ گلسفورڈ روڈ کوئٹہ

گواہ شد: محمد حسن جان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم القرآن کلاس

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس ۱۲ جولائی سے شروع ہوگی قرآن مجید کا نیا دور اس سال شروع ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ بہنوں اور بچیوں کو اس میں حصہ لینا چاہئے شامل ہونے والی لڑکیاں مڈل سے کم نہ ہوں۔ ہر لجنہ سے خواہ وہ گاؤں کی ہو یا قصبہ کی یا شہر کی طالبات اس میں شمولیت کے لئے آنی چاہئیں۔ میٹرک اور ایف اے کے امتحانات ہو چکے ہیں تمام فارغ طالبات اس میں حصہ لیں۔

ہر لجنہ اماء اللہ کی عہدہ داران ہر احمدی گھرانہ تک اس تحریک کو پہنچائیں کہ وہ اپنی بچیوں کو بھجوائیں اور جلد از جلد آنے والی بچیوں کے نام مع مکمل کوائف کے دفتر لجنہ کو بھجوا دیں۔ نصاب الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے۔

مکرم قاضی عبدالرحمن صاحب سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم جناب قاضی عبدالرحمن صاحب سابق سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ مختصر علالت کے بعد ۷۳ سال کی عمر میں ۱۶ احسان (جون) کی صبح کو ساڑھے نو بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

اسی روز بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

محترم قاضی صاحب مرحوم صدر انجمن احمدیہ کے نہایت پرانے اور قدیم کارکنوں میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے لمبے عرصے تک آپ کو مختلف عہدوں پر خدمت دین کی توفیق بخشی آپ خلافت ثانیہ کے اوائل میں قادیان آئے لمبے عرصے تک نظارت دعوۃ و تبلیغ دفتر محاسب اور پھر نظارت علیا میں کام کرنے کے بعد ۱۹۶۱ء میں ریٹائر ہوئے۔ لیکن ریٹائر ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ کا سیکرٹری مقرر فرمایا۔ اس عہدے پر کم و بیش دس برس تک آپ بڑے اخلاص اور انہماک کے ساتھ خدمت بجالاتے رہے۔ آپ کے عہد میں مقبرہ بہشتی کی ظاہری آرائش کیلئے میاں پر ٹیوب ویل کے ذریعے درخت اور پھولوں کے لگانے کا کام شروع ہوا۔

بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو کہ دونوں شادی شدہ ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم قاضی صاحب مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

ملک محمد اعظم صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی ربوہ کی اہلیہ محترمہ کوثر پروین صاحبہ بنت صوبیدار میجر چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم مورخہ ۱۹ اور ۲۰ جون کی درمیانی شب کو تین بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۴۳ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نماز جنازہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے ۸½ بجے دارالعلوم غربی میں پڑھائی مرحومہ نے اپنی یاد میں ۳ بچیاں اور ۲ بچے چھوڑے ہیں سب سے بڑے بیٹے کی عمر ۱۴ سال ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ (ناصر احمد صدیقی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ دارالعلوم)

نتیجہ ۵۰ میل سائیکل ریس نمبر ۲

مجلس صحت ربوہ کے پروگرام کے ماتحت مورخہ ۸ جون ۷۲ء بروز جمعہ جو دوسری گول بازار ۵۰ میل سائیکل ریس ہوئی اس کا نتیجہ پیش خدمت ہے۔

اوّل: مفتی احمد صادق صاحب (ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ) حدیقۃ المبشرین ربوہ۔ وقت ۲ گھنٹے ۵۹ منٹ ۳۰ سیکنڈ

دوم: سید خلیل احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ وقت ۳ گھنٹے ۲۸ منٹ ۴۰ سیکنڈ

سوم: مبشر احمد صاحب دارالرحمت شرقی وقت ۳ گھنٹے ۳۵ منٹ ۳۹ سیکنڈ

چہارم: عطاء الرحمن صاحب محمود فضل عمر ہوسٹل ربوہ وقت ۴ گھنٹے ۲۸ منٹ ۳۰ سیکنڈ

اللہ تعالیٰ سب کو ہر نیک راہ میں سب سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ: مفتی احمد صادق صاحب نے ربوہ کا ۵۰ میل سائیکل ریس کا سابقہ ریکارڈ توڑ کر کم وقت کا نیا ریکارڈ بنایا ہے اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید ترقیات سے نوازے (آمین)

(سیکرٹری مجلس صحت ربوہ)

فوجی سابق فوجی حضرات متوجہ ہوں

ربوہ اور مضافات کے تمام فوجیوں اور سابق فوجیوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ قبل ان کے بچوں کے لئے مڈل کلاسز کے وظائف فوجی فاؤنڈیشن نے بند کر دیئے تھے لیکن تازہ اطلاع کے مطابق چھٹی ساتویں اور آٹھویں کلاس کے طلباء حسب سابق وظیفوں کی درخواست دے سکتے ہیں۔ یہ درخواستیں ۱۰ جولائی تک ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ جھنگ کو پہنچنی ضروری ہیں۔ درخواست فارم مجھ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں

(سلطان احمد پیر کوٹی۔ ویلفیئر انچارج۔ ربوہ)

بواسیر (ہر قسم)

یک روزہ علاج

سہل اور مجرب

دوا کی دوا غذا کی غذا آم کے آم گٹھلیوں کے دام لمبے گراں علاج معالجہ تکلیف دہ ٹیکوں اور اپریشن سے نجات قیمت سات روپے پچاس پیسے علاوہ محصول ڈاک

برانچ پائلز موک کمپنی (آف کراچی)

فارانی منزل بھیرہ (ضلع سرگودھا)

دانت نکلوایئے

جناب راجہ کشیر علی صاحب سلطان پورہ روڈ احاطہ ملک جے ۳ لاہور:—

"میری بیوی ۱۲ سال سے پائیوریا اور کیریز کے خطرناک درد میں مبتلا تھی دانت کے ماہر ڈاکٹر دل آئے … دانت نکلوانے کا مشورہ دیا لیکن … اینٹی پائیوریا اور اینٹی کیریز کھلائی گئی جس سے اسے بہت آرام ہے فی کورس ۱۰/- ہر فروال ۱/۷۰

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ فون ۶۰۶ یعنی دی کشو بسلاسلہ ۶۰۷

سنہری موقعہ

جدید ترین بجلی کا سامان کار بیٹری چارجر اور اسکیمو آٹومیٹک آئس کریم مشین ملٹی لوڈ فروٹ جوس ملک شیک۔ آئس کرش مشین، چکن روسٹر الیکٹرک فش فرائر ڈبل چولہے اور کافی بنانے کی مشین بجلی کے پنکھے۔ اگزاسٹ فین نیشنل کے اور دیگر بجلی کے سامان ہوٹل فرنیچر قالین وغیرہ کے لئے

ڈمپی آئس کریم سنیک بار ۴۳ افریقہ پارک روڈ

نزد شمع سینما **لاہور** تشریف لائیں

اوقات کار صبح ۸ بجے تا رات ۱۰ بجے

ضرورت ہے

ایک مخلص۔ دیانتدار اور شادی شدہ ٹوکنگ ڈرائیور کی ضرورت ہے۔

سید یوسف میر احمد باجوہ ہوسٹ مالکس قلیم بہادل نگر ربوہ کی الفضل کا پتہ جو موری بھیرہ تک کتاب گھر ربوہ ایڈیٹر